رول نمبر.................(امیدوار خود پُر کرے)(تعلیمی سیشن 2018-2020 تا 2021-2023)

اردو (لازمی) 222 - (انٹر پارٹ-I) وقت : 2.40 گھنٹے

پرچہ : I (انشائیہ طرز) (پہلا گروپ) کل نمبر : 80

(حصہ اوّل)

2۔ (الف) درج ذیل اشعار کی تشریح کیجیے۔ نظم کا عنوان اور شاعر کا نام بھی تحریر کیجئے : 8,1,1

گنوا دی ہم نے، جو اسلاف سے میراث پائی تھی ثُریّا سے زمیں پر آسماں نے ہم کو دے مارا
مگر وہ علم کے موتی، کتابیں اپنے آبا کی جو دیکھیں اُن کو یورپ میں تو دِل ہوتا ہے سیپارا

(ب) درج ذیل اشعار کی تشریح کیجیے اور شاعر کا نام بھی تحریر کیجئے : 9,1

یہ آرزو تھی، تجھے گُل کے رُو برو کرتے ہم اور بلبل بے تاب ، گفتگو کرتے
پیام بر نہ میسر ہوا تو خوب ہوا زبانِ غیر سے کیا شرحِ آرزو کرتے
ہمیشہ میں نے گریباں کو چاک چاک کیا تمام عمر رفُوگر رہے ، رفو کرتے

(حصہ دوم)

3۔ سیاق و سباق کے حوالے سے کسی ایک جز کی تشریح کیجیے۔ مصنف کا نام اور سبق کا عنوان بھی تحریر کیجئے : 10,3,1,1

(الف) ہم چلتے پھرتے بھی ہیں، اٹھتے بیٹھتے بھی، کھاتے پیتے بھی ہیں، سوتے جاگتے بھی، ہنستے بھی ہیں روتے بھی، پہنتے بھی ہیں اتارتے بھی، سیکھتے بھی ہیں سکھاتے بھی، مرتے بھی ہیں مارتے بھی، کھاتے بھی ہیں اور کھلاتے بھی، احسان لیتے بھی ہیں اور کرتے بھی ہیں، اپنی جان دیتے بھی ہیں اور بچاتے بھی، عبادت و دعا بھی کرتے ہیں اور کاروبار بھی، مہمان بھی بنتے ہیں اور میزبان بھی۔ ہمیں ان تمام امور جو ہمارے افعال جسمانی سے تعلق رکھتے ہیں، کے لیے عملی نمونے کی ضرورت ہے جو ہر نئی حالت کے پیش آنے میں ایک نئی ہدایت کا سبق اور نئی رہنمائی کا درس دے۔

3۔ (ب) دوستوں اور مہمانوں سے ان کا دسترخوان بہت کم خالی ہوتا تھا۔ بس دن کوئی مہمان نہ ہوتا وہ کھانا کھاتے وقت بشاش نہ ہوتے تھے اور جس دن زیادہ مہمان ہوتے اس دن ان کے گھر عید ہوتی تھی۔ کھانوں میں زیادہ تر تعدد اور تلوّن نہیں ہوتا تھا مگر کھانا عموماً عمدہ ہوتا تھا۔ اگر کسی موقع پر کھانا عمدہ نہیں ملتا تھا تو جیسا مل جاتا تھا خوشی سے، بغیر ناک منہ چڑھائے سیر ہو کر کھا لیتے تھے۔ فصل کی ترکاریاں اور فواکہ خصوصاً آم اور خربوزے نہایت مرغوب تھے۔

4۔ کسی ایک نصابی سبق کا خلاصہ لکھئے اور مصنف کا نام بھی لکھیے : (الف) سفارش۔ (ب) چراغ کی لَو۔ 1,9

5۔ اختر شیرانی کی نظم ''برسات'' کا خلاصہ لکھیے۔ 5

6۔ ترکاری فروش اور گاہک کے مابین ہونے والی گفتگو مکالمے کی صورت میں تحریر کیجیے۔ 10

یا

کالج میں سال دوم کی الوداعی تقریب کی روداد تحریر کیجیے۔

7۔ پرنسپل صاحب کے نام کریکٹر سرٹیفکیٹ کے حصول کے لیے درخواست تحریر کیجیے۔ 10

8۔ مندرجہ ذیل عبارت کی تلخیص کیجئے اور مناسب عنوان بھی تجویز کیجیے : 10

استاد کا فریضہ یہ ہے کہ طالب علم کے ساتھ خوش مزاجی اور نرمی کا برتاؤ کرے اور اپنی سرپرستی کی ذمہ داری کو خوش اسلوبی سے انجام دے، تم اپنے آپ کو ایسی شخصیت ثابت کرو کہ جوان کی معنوی ضرورتوں کے مطابق خلوص کے ساتھ تیاری کرے، مطالب حاصل کرے اور پھر آہستہ آہستہ یہ مطالب ان تک پہنچائے اور انھیں آمادہ کرے۔ اس کے ساتھ ساتھ تم ان کے لیے خیر خواہ بنو، ان کے ساتھ سخت برتاؤ نہ کرو اور انھیں نصیحت کرنے والے بنو، جیسے کوئی سرپرست اپنی سرپرستی میں آنے والے افراد کی ضروریات کا خیال رکھتا ہے۔ ان کی کوتاہیوں کے مقابلے میں صبر و حوصلے کا مظاہرہ کرو۔ اگر ان شرائط پر عمل کرو گے تو تم اس کے لیے اچھے رہبر و رہنما ثابت ہو سکو گے اور اس کی امیدوں کا محور بن سکو گے۔